52724 ـ والد نے وقف كى وصيت كى ليكن اولاد نے پورى نہيں كى

سوال

ميرے والد صاحب فوت ہو گئے ہيں، اور انہوں نے ورثاء كے ليے جائداد تركہ ميں چھوڑى ہے، اور ايك گھر كے متعلق وصيت كى ہے كہ يہ اللہ تعالى كے راستے ميں وقف ہے، اور اس كا كرايہ فقراء اور ضرورتمندوں ميں (بطور صدقہ جاريہ) تقسيم كيا جائے، ليكن ورثاء نے اس وصيت پر عمل نہيں كيا بلكہ اپنے حصے چھوٹے بھائى كو فروخت كر ديے ہيں.

ميں بڑا بھائى ہوں اور اللہ تعالى كے ڈر سے ميں نے اپنا حصہ فروخت نہيں كيا، ليكن ميرا چھوٹا بھائى مجھے بہت مجبور كر رہا ہے كہ ميں بھى اپنا حصہ فروخت كردوں، تو كيا ميرے ليے اس مشكل سے نكلنے كے ليے اپنا حصہ فروخت كرنا جائز ہے، اور اس كے بدلے ميں والد صاحب كى طرف سے (بطور صدقہ جاريہ) كسى مسجد كى تعمير كے ليے كسى خيراتى ادارے كو رقم دے دوں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

كتاب و سنت اور اجماع كے مطابق وصيت مشروع ہے.

فرمان بارى تعالى ہے:

تم پر فرض كر ديا گيا ہے كہ جت تم ميں سے كوئى مرنے لگے اور وہ مال چھوڑ جاتا ہو تو اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں كے ليے اچھائى كے ساتھ وصيت كر جائے، پرہيزگاروں پر يہ حق اور ثابت ہے البقرة (180).

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" بلا شبہ اللہ تعالى نے تمہارى موت كے وقت تم پر تمہارے مال كا ايك تہائى حصہ صدقہ كيا ہے، جو تمہارے اعمال ميں زيادتى كا باعث ہے"

سنن ابن ماجۃ حديث نمبر (2709) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح ابن ماجۃ ميں اسے حسن كہا ہے.

اور وقف بھی صدقہ جاریہ کی اقسام میں شامل ہے جس کا انسان کی موت کے بعد بھی فائدہ ہوتا ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی اور فرمایا:

" جب انسان مر جاتا ہے تواس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں لیکن تین قسم کے اعمال جاری رہتے ہیں: صدقہ جاریہ، یا نفع مند علم، یا نیك اور صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1631).

اور مال کے ایك تہائی حصہ سے زیادہ میں وصیت کرنی جائز نہیں، کیونکہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ نے جب سارے مال کی وصیت کرنا چاہی تو انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ایك تہائی اور ایك تہائی بہت ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2742) صحیح مسلم حدیث نمبر (1628)

لھذا اگر تو یہ گھر ترکہ کا ایك تہائی حصہ یا اس سے کم ہے تو یہ سارا گھر وقف ہے، اور اگر ایك تہائی سے زیادہ ہے تو اس میں سے ترکہ کے ایك تہائی کے برابر وقف ہو گا.

دوم:

وقف کی گئی چیز فروخت کرنی جائز نہیں، اور نہ ہی اسے ملکیت بنانا اور اس کا قبضہ کرنا جائز ہے، اور ورثہ کے لیے اسے ترکہ میں شامل کرکے وراثت کے ساتھ تقسیم کرنا جائز نہیں ہے.

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے کہ جب انہوں نے اپنی خیبر کی زمین وقف کرنا چاہی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا:

" اس کی اصل فروخت نہیں کی جائے گی، اور نہ ہی ہبہ ہوگی، اور نہ ہی وراثت بنے گی.... " الحدیث

صحیح بخاری حدیث نمبر (2764) صحیح مسلم حدیث نمبر (1633)

تو اس بنا پر آپ کے لیےگھر فروخت کرنے میں اپنے بھائی کی موافقت کرنا جائز نہیں، بلکہ یہ گھر تو آپ لوگوں کی ملکیت ہی نہیں کہ اسے فروخت کیا جائے، اور پھر آپ تو اس وقت ان کے سامنے رکاوٹ ہیں، لھذا آپ اس سے پیچھے نہ ہٹیں، بلکہ انکار پر ڈٹے رہیں، ہو سکتا ہے اللہ تعالی انہیں ہدایت نصیب فرما دے.

اور آپ کے بھائیوں اس سے قبل ہی اسے فروخت کرنا صحیح نہیں، آپ کو انہیں اللہ تعالی سے ڈرنے کی وصیت

کریں، اور اس کی قیمت اپنے چھوٹے بھائی کو واپس کریں، اور اپنے والد کے کہنے کے مطابق اسے وقف بنائیں.

اور آپ انہیں اللہ تعالی کے عذاب کا خوف دلائیں، اور حرام مال کھانے کا انجام بھی بیان کریں، کیونکہ جو جسم بھی حرام پر پلتا ہے اس کےلیے آگ زیادہ اولی اور بہتر ہے.

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو ہدایت نصیب فرمائے، اور دین و دنیا کی بھلائی والے کام کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .